ضرب الامثال

ضرب المثل عربی زبان کی ترکیب ہے جس کے معنی مثال بیان کرنا ہے۔ اردو میں اس کے لیے کہاوت کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ ضرب المثل سے کسی واقعے، قصے یا کہانی کا احاطہ ہوتا ہے۔ گویا ضرب المثل سے مراد روزمرہ زندگی کے بارے میں کوئی ایسا جملہ، شعر یا مصرع ہے جو کسی خاص رویے، حقیقت یا اصول کو بیان کرے۔ روزمرّہ اور محاورہ کے ساتھ ساتھ ضرب الامثال کا استعمال بھی تحریر کو مؤثر اور خوب صورت بناتا ہے۔ چند مشہور ضرب الامثال کا مفہوم اور ان کے محلِ استعمال کی مثالیں درج ذیل ہیں:

ضرب الامثال	مفہوم اور محلِ استعمال
آپ کھائے بلّی بتائے	دوسروں کے سر اپنا الزام تھوپ دینا۔
آدھا تیتر آدھا بٹیر	بے جوڑ اور بے ڈھنگا ہونا۔
آج مرے کل دوسرا دن	فانی زندگی ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں۔
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا	ایک مصیبت سے چھٹکارا پانا اور دوسری میں پھنس جانا۔
آسمان کا تھوکا منھ پر آتا ہے	عزّت داروں کی برائی کرنے سے اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔
آم کے آم گٹھلیوں کے دام	جو چیز ہر طرح فائدہ مند ہو، اُس سے دوہرا فائدہ اُٹھانا۔
آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل	کسی چیز کا آنکھ کے سامنے نہ ہونا اور پہاڑ کا بیچ میں آجانا برابر ہے۔
آنکھ کا اندھا، گانٹھ کا پورا	مال دار بے وقوف جو اسراف سے کام لیتا ہے۔
آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ	عیب کے باوجود خوبی کا دعویٰ کرنا۔ (پنجابی کہاوت: اکھوں انّی، ناں چراغ بی بی)
آج کا کام کل پر نہ چھوڑو	جو کام آج ہوسکتا ہے اسے کل پر اٹھا نہ رکھو۔
اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے	اپنے علاقے میں ہر کسی کی جرأت بڑھ جاتی ہے۔
اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ	ہر کوئی اپنے اپنے کام میں خوش رہتا ہے۔
اپنے نین گنوا کے در در مانگی بھیک	اپنا مال و دولت برباد کر کے غیروں کے محتاج ہو گئے۔
اس برتے پر تتا پانی	اتنی کم حیثیت اور باتیں بڑی بڑی۔
اکیلا چنا کیا بھاڑ پھوڑے گا	تنہا شخص کچھ نہیں کرسکتا۔
الٹے بانس بریلی کو	الٹ کام کرنا۔
اندھا کیا جانے بسنت کی بہار	انجان شخص کسی اچھی چیز کی قدر و قیمت نہیں جان سکتا۔

اندھوں میں کانا راجا	بہت سے نا سمجھوں میں کسی کا تھوڑا سا سمجھ دار ہونا۔
دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت	دوسروں کو عمل کی نصیحت کرنا اور خود بے عمل ہونا۔
اوکھلی میں سر دیا تو دھمکوں سے کیا ڈر	خود ہی مصیبت خریدی ہو تو مشکلات سے کیا گھبرانا۔
اونچی دکان پھیکا پکوان	چیز غیر معیاری مگر شہرت بہت۔
اونٹ کے منھ میں زیرہ	زیادہ ضرورت کے بدلے تھوڑی سی چیز دینا۔
ایک انار سو بیمار	چیز کم اور ضرورت مند زیادہ۔
ایک ایک دو گیارہ	دو آدمی مل کر کئی گنا زیادہ کام کر سکتے ہیں۔
ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا	برے شخص کے لیے مزید برائی کا سبب پیدا ہونا۔
باپ نہ مارے پدی، بیٹا تیر انداز	باپ تو بزدل تھا اور بیٹا بہادر بنا پھرتا ہے۔
بغل میں بچہ شہر میں ڈھنڈورا	کوئی چیز اپنے پاس ہو مگر اسے اِدھر اُدھر تلاش کرتے پھریں۔
بحشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا	برائی کی نیت سے کسی کو بھلائی کے لیے پکارا جائے تو یہ کہاوت بولتے ہیں۔
بغل میں چھری منھ میں رام رام	ظاہر میں اچھا مگر باطن میں بُرا۔
بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی	برا شخص اپنی برائی کی سزا کسی نہ کسی دن ضرور پاتا ہے۔
بلّی کے خواب میں چھیچھڑے	آدمی کو جس چیز سے زیادہ محبت ہوتی ہے، وہ اسی کا ہر وقت ذکر کرتا ہے۔
بلّی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا	خوش قسمتی سے کوئی چیز ہاتھ آ جانا۔
بندر کیا جانے ادرک کا سواد	معمولی شخص اعلیٰ درجے کی چیز کی حقیقت نہیں جان سکتا۔
بوڑھی گھوڑی لال لگام	بڑھاپے میں بھی نوجوانی دکھانے کے طریقے اپنانا۔
بیکار سے بیگار بھلی	فارغ رہنے سے بغیر اجرت کے کام کرنا اچھا۔
بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی	کچھ ہاتھ نہ آنے سے جو کچھ بھی ہاتھ آ جائے، وہ غنیمت ہے۔
بھینس کے آگے بین بجانا	نادان کو دانائی نہیں سکھائی جا سکتی۔
پانچوں انگلیاں گھی میں اور سر کڑاہی میں	ہر طرح مزہ ہے، سب کچھ ہاتھ میں ہے۔
پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل	نا قابل شخص کا قابل بنے پھرنا۔
پنچ کہیں بلی تو بلی ہی سہی	بڑے آدمی کی بات کو بغیر بحث کیے مان لینا چاہیے۔

تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی	کوئی کام یک طرفہ نہیں ہوسکتا۔
تو ڈال ڈال میں پات پات	میں تجھ سے بھی زیادہ ہوشیار ہوں۔
تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو	معاملے کو سوچ سمجھ کر دیکھنا اور اس کے نتیجے کا انتظار کرنا۔
تھوتھا چنا باجے گھنا	پاس کچھ بھی نہ ہونا اور باتیں بڑی بڑی کرنا۔
ٹاٹ کا لنگوٹا نواب سے یاری	کسی مفلس کا دولت مند سے میل ملاپ۔
ٹٹو کو کوڑا تازی کو اشارہ	نادان سختی سے اور عقل مند اشارے سے بات کو سمجھتا ہے۔
جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے	کارکردگی وہ ہے جو سرِ عام دکھائی دے۔
جب تک سانس تب تک آس	امید زندگی کے ساتھ وابستہ ہے۔
جتنے منہ اتنی باتیں	ہر شخص کی اپنی اپنی رائے ہوتی ہے۔
جس کا کام اسی کو ساجے، دوجا کرے تو ٹھینگا باجے	ہر کوئی اپنے کام کا ماہر ہوتا ہے۔
جس کا یار کوتوال اسے ڈر کاہے کا	بڑی شخصیات سے تعلق رکھنے والے کو کسی کا ڈر نہیں۔
جس کی لاٹھی اُس کی بھینس	زور آور اور طاقت ور جیت جاتا ہے۔
جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں	زیادہ باتیں کرنے والے کام کم کرتے ہیں۔
جیسا دیس ویسا بھیس	جہاں رہیں وہاں کے طور طریقے اپنا لیں۔
جیسا راجا ویسی پرجا	جیسا حکمران ویسی رعایا۔
جیسی روح ویسے فرشتے	جیسے عوام ویسے حکمران۔
جیسی کرنی ویسی بھرنی	جیسا کام کیا جائے اس کے مطابق نتیجہ نکلتا ہے۔
چادر دیکھ کے پاؤں پھیلاؤ	ذرائعِ آمدن کے مطابق خرچ کرو۔
چراغ سے چراغ جلتا ہے	فیض رساں آدمی سے دوسروں کو بھی فیض پہنچتا ہے۔
چراغ تلے اندھیرا	اس موقع پر مستعمل ہے جہاں فائدے کی بات سے قریب تر لوگ محروم رہیں۔
چمڑی جائے پر دمڑی نہ جائے	کنجوس آدمی جسمانی تکلیف برداشت کر لیتا ہے مگر پیسا خرچ نہیں کرتا۔
چور کی داڑھی میں تنکا	چور یا قصوروار کی نشانی ظاہر ہو جاتی ہے۔
چھوٹا منہ بڑی بات	اپنی حیثیت سے بڑھ کر بات کرنا۔

چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں	فضول خرچ کے پاس مال نہیں رہتا۔
حکمِ حاکم مرگِ مفاجات	بادشاہ کے حکم اور موت کو ٹالا نہیں جاسکتا۔
حلوائی کی دُکان اور دادا جی کی فاتحہ	مالِ مفت دلِ بے رحم، کسی کے مال کو مفت کا مال سمجھ کر بے دریغ خرچ کرنا۔
خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں	عذابِ الٰہی اچانک آتا ہے۔
خدا گنجے کو ناخن نہ دے	کم ظرف کو اختیار نہیں ملنا چاہیے۔
خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے	صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ (خصوصاً بری صحبت کا)
دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر	اپنے افسرِ اعلیٰ سے بگاڑ رکھنا۔
دکھ اٹھائے بی فاختہ، کوّا انڈے کھائے	مصیبت کوئی اٹھائے اور فائدہ کوئی اور حاصل کرے۔
دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی	چیز کی قیمت بہت کم اور اس پہ لاگت زیادہ۔
دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے	جس شخص نے زیادہ نقصان اٹھایا ہو وہ بہت محتاط ہو جاتا ہے۔
دودھ کا دودھ پانی کا پانی	کسی چیز کی حقیقت سامنے آنا۔
دودھ کی مکھی، کس نے چکھی	کوئی شخص خراب چیز استعمال نہیں کرتا۔
دُور کے ڈھول سہانے	جب تک کسی سے واسطہ نہیں پڑتا، ہر شخص اچھا معلوم ہوتا ہے۔
دو ملاؤں میں مرغی حرام	دو ہم پیشہ آدمی ایک کام کرنے لگیں تو اکثر خرابی پیدا ہوتی ہے۔
دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا	جس شخص کا کوئی ٹھکانا نہ ہو۔
ڈوبتے کو تنکے کا سہارا	مصیبت میں تھوڑی سی مدد کو بھی غنیمت سمجھنا۔
ڈھاک کے وہی تین پات	ہر حالت میں نتیجہ ایک ہی ہونا۔
رام رام جپنا، پرایا مال اپنا	ایمان داری کا روپ دھار کر بے ایمانی کرنا۔
رسی جل گئی پر بل نہ گیا	پاس کچھ نہ رہا مگر اکڑ نہ چھوڑی۔
زبانِ خلق، نقارۂ خدا	جو بات عام ہو جائے وہ عموماً سچی ہوتی ہے۔
زبردست کا ٹھینگا سر پر	زبردست کم زور سے سب کچھ کرا لیتا ہے۔
زمانہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے	وقت ایک جیسا نہیں رہتا، وقت کبھی کچھ ہوتا ہے اور کبھی کچھ۔
سارا دھن جاتا دیکھیے تو آدھا دیجیے بانٹ	اگر سب کچھ برباد ہو رہا ہو تو نصف ہی بچا لینا چاہیے۔

ساجھے کی ہنڈیا چوراہے پر پھوٹتی ہے	شراکت داری کے کاموں میں جھگڑا ضرور ہوتا ہے۔
سانچ کو آنچ نہیں	سچا آدمی ہمیشہ محفوظ رہتا ہے۔
سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے	کام بھی ہوجائے اور کسی کا نقصان بھی نہ ہو۔
ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے	ہر شخص اپنے حسبِ حال دوسروں کے حال کا اندازہ کرتا ہے۔
سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں	ظاہرداری، دھوکا یا فریب دیر تک نہیں چلتا۔
سر منڈاتے ہی اولے پڑے	کام شروع کرتے ہی نقصان ہوگیا۔
سو سنار کی، ایک لوہار کی	طاقت ور کی ایک ہی ضرب کم زور کی سو چوٹوں کے برابر ہوتی ہے۔
سو دن چور کے ایک دن سادھ/ شاہ کا	غلط آدمی کبھی نہ کبھی ضرور گرفت میں آتا ہے۔
کر سیوا تو کھا میوہ	خدمت کے بغیر پھل نہیں ملتا۔
خدا شکّر خورے کو شکّر دیتا ہے	اللہ خواہش کے مطابق عطا کردیتا ہے۔
شنیدہ کے بود مانندِ دیدہ	دیکھنے کو سننے پر فوقیت حاصل ہے۔
شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں	امن اور عدل وانصاف ہو تو کمزور کو طاقت ور کا خوف نہیں رہتا۔
شیر کا ایک ہی بھلا	بہادر بیٹا ایک بھی ہو تو کافی ہے۔
شیروں سے شیر ہی ہوتے ہیں	بہادر کی اولاد بہادر ہی ہوتی ہے۔
صبح کا بھولا شام کو گھر آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے	اگر آدمی غلطی کے بعد اسے محسوس کرے اور راہِ راست پر آجائے تو قابلِ معافی ہے۔
صبح کا پیالہ اِکسیر کا نوالہ	صبح کے وقت کا کھایا ہوا بہت مفید ہوتا ہے۔
ضرورت ایجاد کی ماں ہے	ضرورت آدمی سے سب کچھ کرا لیتی ہے۔
طویلے کی بلا بندر کے سر	قصور کسی کا اور سزا کسی اور کو۔
غرور کا سر نیچا	مغرور شخص کو آخر ذلیل ورسوا ہونا پڑتا ہے۔
غریب کی جورو سب کی بھابی	غریب آدمی پر سب کا رعب چلتا ہے۔
فقیر کو کمبل ہی دوشالہ ہے	غریب آدمی کو جو مل جائے وہی اس کے لیے کافی ہے۔
قاضی جی کے گھر کے چوہے بھی سیانے	عقل مند کے گھر میں چھوٹے بھی عقل مند ہوتے ہیں۔
قبل از مرگ واویلا	مصیبت آنے سے پہلے ہی آہ وفریاد کرنا۔

قہرِ درویش، برجانِ درویش	فقیر کا غصہ خود فقیر ہی کی جان پہ اترتا ہے۔
کابل میں کیا گدھے نہیں ہوتے	نادان ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔
کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی	جھوٹ اور فریب ہمیشہ نہیں چل سکتا۔
کتے کو گھی ہضم نہیں ہوتا	کم ظرف سے مال ہضم نہیں ہوتا۔
کوّا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا	دوسروں کی نقل کرنے والا اپنی خوبی بھول جاتا ہے۔
کوئلوں کی دلالی میں منھ کالا	غلط کام انسان کے لیے بدنامی کا باعث ہوتے ہیں۔
کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا، بھان متی نے کنبہ جوڑا	بے میل رشتہ جتانے کے موقع پر بولتے ہیں۔
کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا	معمولی سے شخص کی بساط ہی کیا ہے۔
کھسیانی بلّی کھمبا نوچے	شرمندہ شخص اپنی شرمندگی دوسروں پر اتارتا ہے۔
گائے کو اپنے سینگ بھاری نہیں ہوتے	اپنی اولاد کی پرورش بوجھ نہیں لگتی۔
گائے نہ بچھی، نیند آئے اچھی	پاس کچھ نہ ہو تو آدمی اطمینان سے سوتا ہے۔
گدھا کیا جانے زعفران کی بہار	نادان کسی چیز کی قدر نہیں جان سکتا۔
گدھا گھوڑا ایک بھاؤ	چھوٹے بڑے مرتبے والے سب برابر۔
گدھے پر کتابیں لادنا	بے وقوف کو علم سکھانا۔
گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے	رازدار آدمی بدنامی کا باعث ہو سکتا ہے۔
گھر کی مرغی دال برابر	اپنے گھر کی چیز کی قدر نہیں ہوتی۔
گڑ کھائیں اور گلگلوں سے پرہیز	بڑی برائی کی پروا نہ کرنا اور چھوٹی سے بچنا۔
گندم نما جو فروش	بظاہر اچھا مگر باطن میں برا ہونا۔
گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے	قصوروار کے ساتھ بے قصور بھی مارے جاتے ہیں۔
لکڑی کے بل بندر یا ناچے	اپنے حمایتی کے آسرے پر اچھلنا
لکھے موسیٰ، پڑھے خدا / لکھے موسا، پڑھے خود آ	ایسی تحریر جو کسی سے نہ پڑھی جا سکے۔
مدعی سست گواہ چست	دعویٰ دار تو غفلت کرے اور حمایتی کوشش کرے۔
مرے کو مارے شاہ مدار	غریب کے سب بدخواہ ہوتے ہیں۔

مُلّا کی دوڑ مسجد تک	ہر شخص کی کوشش وہیں تک ہوتی ہے جہاں اس کی رسائی ہو۔
مفلسی میں آٹا گیلا	غریب آدمی کو نقصان پر نقصان ہوتا ہے۔
مینڈکی کو بھی زکام ہوا	اپنی حیثیت سے بڑھ کر بڑھکیں مارنا۔
میں بھی رانی تو بھی رانی، پھر کون بھرے گا پانی	ہر کوئی برابری کا دعویٰ کرے تو کام کون کرے گا۔
ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا	اپنی بے ہنری اور کوتاہی کا الزام دوسرے کو دینا۔
نام بڑا، درشن چھوٹے	مشہوری زیادہ مگر اتنی کارکردگی نہیں۔
نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے	بہت شور وغل میں کمزور آدمی کی کب سنی جاتی ہے۔
نو نقد نہ تیرہ ادھار	ادھار کے تیرہ سے نقد کے نو اچھے ہیں۔
نہ رہے بانس نہ بجے بانسری	جھگڑے والی چیز ہی نہ رہے تو جھگڑا ختم ہو جاتا ہے۔
نہ منھ میں دانت نہ پیٹ میں آنت	ضعیف آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔
نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی	کسی کام کے لیے شرائط اتنی کڑی رکھنا جن کا پورا ہونا ناممکن ہو۔
نیکی کر دریا میں ڈال	احسان کر کے بھلا دینا چاہیے۔
ولی را ولی می شناسد	آدمی اپنے جیسے آدمی ہی کو پہچانتا ہے۔
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا	جو بات ظاہر ہو اسے دریافت کرنے کی کیا ضرورت۔
ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں	بڑے آدمی کے سب ماتحت ہوتے ہیں۔
ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور	ظاہر اور باطن میں فرق ہوتا ہے۔
ہاتھی نکل گیا، دُم رہ گئی	سارا کام ہو گیا ہے بس معمولی کسر باقی ہے۔
ہم بھی ہیں پانچوں سواروں میں	اپنے آپ کو بلا وجہ بڑے لوگوں میں شمار کرنا۔
ہنوز دِلّی دور است	ابھی کام مکمل ہونے میں دیر ہے۔
ہونہار بِروا کے چکنے چکنے پات	لیاقت اور قابلیت کے آثار بہت پہلے نظر آجاتے ہیں۔
یار زندہ صحبت باقی	زندگی رہی تو پھر ملاقات ہوگی۔
یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے	یہاں کی ہر بات ہی عجیب ہے۔
یہ مُنھ اور مسور کی دال	یہ شخص اس کام یا منصب کا مستحق نہیں ہے۔